50330-حائضہ عورت کے لیے روزے کی حرمت میں کیا حکمت ہے ؟

سوال

ہم عورت کے لیے روزہ نہ رکھنے کی حکمت معلوم کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ روزے کا نجاست میں کوئی دخل نہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

مومن پرواجب ہے کہ وہ اللہ تعالی کے احکام کو مانتے ہوئے اس کے سامنے سر تسلیم خم کرے اگرچہ اسے ان کی حکمت نہ بھی معلوم ہو بلکہ اسے تو صرف یہی کافی ہے کہ یہ اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے ۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور (دیکھو) کسی مومن مرد وعورت کو اللہ تعالی اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیصلے کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، (یادرکھو) اللہ تعالی اوراس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا }.الاحزاب (51) ۔

اورایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

.{ایمان والوں کا قول تو یہ ہوتا ہے کہ جب انہیں اس لیے بلایا جاتا ہے کہ اللہ اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ان میں فیصلہ کردے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اورمان لیا، یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں }.النور (51) ۔

دوم :

مومن کا پختہ ایمان اوریقین ہے کہ اللہ تعالی حکیم اوراس کا کوئی کام بھی حکمت سے خالی نہیں، اس نے جو بھی کام مشروع کیا ہے اس میں کوئی نہ کوئی حکمت بالغہ ہے، اللہ تعالی اسی چیز کا حکم دیتے ہیں جس میں کوئی نہ کوئی مصلحت اور حکمت ہوتی ہے ۔

اورجس چیز سے بھی منع کرتا ہے اس میں کوئی نہ کوئی فساد ہوتا ہے یا پھر اس میں فساد غالب ہوتا ہے، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی نے البدایۃ والنہایۃ میں کیا ہی خوب کہا ہے :

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کامل اوراکمل شریعت ہے، عقلیں جس چیز کو بھی معروف اوراچھا سمجھتی ہیں شریعت اسلامیہ نے اس کا حکم دیا ہے، اورجس چیز کو بھی عقل منکر اوربرائی سمجھتی ہے اس سے شریعت اسلامیہ نے روکا اور منع کردیا، کوئی بھی ایسا حکم نہیں دیا جس کے بارہ میں یہ کہا جائے اس کا حکم کیوں دیا گیا ہے، اوراورکسی بھی ایسی چیز سے منع نہیں کیا گیا کہ اس کے بارہ میں کہا جائے کہ اس سے منع کیوں نہیں کیا گیا ۔ اھ

دیکھیں البدایۃ والنھایۃ (79/6) ۔

لیکن بعض اوقات توہمیں اس کی حکمت کا علم ہوجاتا ہے اور بعض اوقات اس کی حکمت ہم پر مخفی ہی رہتی ہے ، اور بعض اوقات تواکثر یا غالبا حکمتیں تو مخفی ہی رہتی ہیں ۔

سوم :

علماء کرام کا اجماع ہے کہ حائضہ عورت پر روزے رکھنے حرام ہیں ، اوراگر اس پر روزے واجب ہوں مثلا رمضان کے روزوں کی طرح تووہ حالت میں حیض میں چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء لازما کرے گی ۔

علماء کرام کا اس پر بھی اجماع ہے کہ اگر وہ حالت حیض میں روزے رکھ بھی لے تواس کا روزہ صحیح نہیں ہوگا ، آپ اس کی تفصیل کے لیے سوال نمبر (50282) کے جواب کا مطالعہ کریں ۔

حائضہ عورت کا روزہ صحیح نہ ہونے کی حکمت میں علماء کرام کا اختلاف ہے ۔

بعض علماء کا کہنا ہے : ہمیں اس کی حکمت معلوم نہیں ۔

امام الحرمین کا کہنا ہے : اس کا روزہ صحیح نہ ہونے کے معنی کا ادراک نہیں کیا جاسکتا ، اس لیے کہ روزے کے لیے طہارت وپاکیزگی شرط نہیں ۔ اھ دیکھیں : المجموع (2/386) ۔

اورکچھ دوسرے علماء کرام کا کہنا ہے : بلکہ اس میں حکمت یہ ہے کہ : اللہ تعالی نے حائضہ عورت پر رحم کرتے ہوئے اسے روزہ رکھنے سے منع کیا ہے ، اس لیے کہ خون کے اخراج سے کمزوری ہوجاتی ہے ، اوراگر وہ روزہ بھی رکھے تواس میں اورزیادہ کمزوری ہوگی کیونکہ حیض اورروزہ دونوں کی کمزوری جمع ہوجائے گی جس کی بنا پر روزہ اسے اعتدال پر قائم نہیں رہنے دے گا ، اوریہ بھی ہوسکتا ہے کہ اسے اس سے نقصان پہنچے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی مجموع الفتاوی میں کہتے ہیں :

ہم حیض کی حکمت اوراس کا قیاس کے مطابق ہونے کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں :

یقینا شریعت اسلامیہ ہرچیز میں عدل وانصاف لائی ہے اورعبادات میں اسراف ظلم وزیادتی ہے جس سے شریعت نے منع فرمایا ہے اورعبادات میں میانہ روی کا حکم دیا ہے ، اسی لیے شارع نے افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کا حکم دیا اوروصال (یعنی بغیر افطاری کیے دوسرا روزہ رکھنا) منع کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(افضل اورعادلانہ روزے داود علیہ السلام کے روزے ہیں وہ ایک دن روزہ رکھتے اورایک دن نہیں رکھتے تھے) ۔

لھذا عبادات میں عدل مقاصد شریعت کا سب سے بڑا مقصد ہے ، اوراسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا :

{اے ایمان والو! اللہ تعالی نے تمہارے لیے جو پاکیزہ چیزیں حلال کی ہیں ان کو حرام مت کرو، اور حد سے تجاوز نہ کرو، بے شک اللہ تعالی حد سے تجاوز کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا} المائدۃ (87) ۔

تواللہ تعالی نے اس آیت میں حلال اشیاء حرام کرنے زیادتی قرار دیا ہے جو عدل کے بھی مخالف ہے ۔

اورایک مقام پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

.{یھودیوں کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر حلال کردہ پاکیزہ اشیاء کو حرام کردیا اوران کے اللہ تعالی کے راستے سے بہت زیادہ روکنے کے سبب ، اوران کے سود لینے کی وجہ سے حالانکہ کہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا}.-

جب وہ لوگ ظالم تھے تواس وجہ سے ان پر بطور سزا پاکیزہ اشیاء بھی حرام کردی گئيں ، لیکن اسے بر عکس امت وسط اورامت عدل کے لیے پاکیزہ اشیاء کوحلال کیا گیا اوران پر گندی اورخبیث اشیاء حرام قرار دی گئيں ۔

اورجب معاملہ یہی ہے توروزہ دار کوبھی مقوی اشیاء یعنی کھانے پینے سے منع کردیا گیا ، اوراسے ان اشیاء کے اخراج سے بھی منع کردیا گيا جس کے خارج ہونے سے کمزوری لاحق ہوجاتی ہے - - - - -

اورخارج ہونے والی اشیاء کی دو قسمیں ہیں :

ایک قسم توایسی ہے جس کے خروج سے بچنے کی قدرت ہی نہيں اوریا پھر وہ نقصان نہيں دیتی تواس سے منع نہيں کیا گيا ، مثلا دو گندی چيز یعنی بول وبراز ، کیونکہ اس کے خروج سے اسے کوئي ضرر اورنقصان نہيں ، اورنہ ہی اس سے بچا جاسکتا ہے ، اگراس کے خروج کی ضرورت ہو تواس میں کوئي نقصان نہيں بلکہ اس کے خروج میں ہی فائدہ ہے ۔

اوراسی طرح اگرکسی کوخودبخود قیء آجائے تواس سے بچنا مشکل ہے ، اوراسی طرح نیند کی حالت میں احتلام سے بھی بچنا ممکن نہيں ہے ، لیکن اگرقیء عمدا اورجان بوجھ کرکرے کیونکہ قیء ایسا مادے کوخارج کرتی ہے جس سے غذا حاصل ہوتی ہے جوکھانا پینا ہے - - -

اوراسی طرح مشت زنی جس میں شھوت شامل ہوتی ہے - - - اورحیض میں آنے والے خون میں خون کا اخراج ہے ، اورپھر حائضہ عورت کے لیے ممکن ہے کہ وہ حیض کے علاوہ کسی اوروقت جب اسے خون نہ آتا ہو توروزہ رکھ لے کیونکہ ایسی حالت میں اس کے لیے روزہ رکھنا اعتدال پسندی ہوگی کیونکہ اس حالت میں خون نہيں نکلتا جوبدن کوقوت دینے والا مادہ ہے ۔

اورحالت حیض میں روزہ رکھنے میں کہ اس کا خون خارج ہوتا ہے جوبدن کوتقویت دینے کا باعث ہے ، جس کے اخراج سے بدن کونقصان اورکمزوری ہوتی ہے جس کی وجہ سے روزہ اعتدال کی حالت سے نکل ہوجائے گا لھذا عورت کویہ حکم دیا گیا کہ وہ حالت حیض کے علاوہ دوسرے اوقات میں روزہ رکھے ۔ اھ مختصر

دیکھیں : مجموع الفتاوی لابن تیمیہ (234/25)۔

واللہ اعلم .